محمد رمضان جانباز السلفی

فیصل آباد

حسن محمدی کی ایک جھلک

آپ کا حلیہ مبارک

ہجرت کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد خزاعیہ کے خیمے سے گزرے تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد اپنے شوہر سے آپ کے حلیہ مبارک کا جو نقشہ کھینچا وہ یہ تھا۔

چمکتا رنگ ' تابناک چہرہ ' خوبصورت ساخت ' نہ توندے پن کا عیب نہ گنجے پن کی خامی ' سفید سیاہ آنکھیں ' سرگیں پلکیں ' باریک اور باہم ملے ہوئے ابرو ' چمکدار کالے بال ' خاموش ہوں تو باوقار ' گفتگو کریں تو پر کشش ' دور سے (دیکھنے میں) سب سے تابناک و پر جمال ' قریب سے سب سے خوبصورت اور شیریں ' گفتگو میں چاشنی ' بات واضح اور دو ٹوک ' نہ مختصر نہ فضول ' انداز ایسا کہ گویا لڑی سے موتی جھڑ رہے ہیں ' درمیانہ قد ' نہ چھوٹا کہ نگاہ میں نہ جچے ' نہ لمبا کہ ناگوار لگے ' دو شاخوں کے درمیان ایسی شاخ کی طرح ہیں جو سب سے زیادہ تازہ اور خوش منظر ہے ' رفقاء آپ کے گرد حلقہ بنائے ہوئے ' کچھ فرمائیں تو توجہ سے سنتے ہیں ' کوئی حکم دیں تو لپک کے بجا لاتے ہیں ' مطاع و مکرم نہ ترش رو ' نہ لغو گو ' (زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۵۴) .

حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام میانہ قامت تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا) آپ کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا آپ سے بڑھ کر میں نے خوبصورت کبھی نہیں دیکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت براء سے پوچھا گیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا انہوں نے کہا نہیں چاند کی طرح (گول اور چمکدار تھا) ایک روایت میں حضرت براء فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوبصورت تھے اور آپ اخلاق میں بھی سب سے اچھے تھے۔ (

تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴۷۹)
ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ اگر تم حضور کو دیکھتے تو لگتا کہ تم نے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھا ہے (دارمی) حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا آخر (اس نتیجہ پر پہنچا) آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں (مشکوہ مترجم جلد ۳ صفحہ ۱۳۶ ۔ ترمذی فی الشمائل ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی لگتا تھا سورج آپ کے چہرے میں رواں دواں ہے ۔ (جامع ترمذی مع شرح تحفہ الاحوذی جلد ۴ صفحہ ۳۰۶)

حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ آپ جب خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے (تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۴۸۱) جب آپ غضب ناک ہوتے تو چہرہ سرخ ہو جاتا گویا دونوں رخساروں میں دانہ انار نچوڑ دیا گیا ہے (مشکوہ)

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ آپ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں اور آپ ہنستے تو صرف تبسم فرماتے (آنکھیں سرگیں تھیں) تم دیکھتے تو کہتے کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگا رکھا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگا ہوتا (تحفہ الاحوذی جلد ۴ صفحہ ۳۰۶)

ایک بار آپ حضرت عائشہ کے پاس تشریف فرما تھے پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ابو بکر ہذلی جو زمانہ جاہلیت کا شاعر تھا ۔ اس کا یہ شعر پڑھا

واذا نظرت الی اسرہ وجہہ
برقت کبرق العارض المتہلل

جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو وہ یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہے ۔ (رحمہ اللعالمین جلد ۲ صفحہ ۱۲۵)

حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے

امین مصطفیٰ بالخیر یدعو

کضوء البدر زایلہ الظلام

آپ امین ہیں چنیدہ و برگزیدہ ہیں خیر کی دعوت دیتے ہیں ۔ گویا کامل روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہو (خلاصہ السیر صفحہ ۲۰)

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ زہیر کا یہ شعر پڑھتے جو ہرم بن سنان کے بارے میں کہا گیا تھا کہ :

لو کنت من شئی سوی البشر

کنت المضئی للیلہ البدر

اگر آپ بشر کے سوا کوئی اور چیز ہوتے تو آپ ہی چودہویں کی رات کو روشن کرتے پھر فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی تھے (خلاصہ السیر صفحہ ۲۰)

(آپ کے ہاتھ کی خوشبو) حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں میں نے آپ کا ہاتھ تھاما اور اپنے منہ پر رکھا ۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبو دار تھا (تیسیر الباری شرح بخاری جلد ۳ صفحہ ۴۸۰)

حضرت جابر بن سمرہ جو بچے تھے کہتے ہیں آپ نے میرے رخسارے پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا ہو ۔ (مسلم جلد ۶ صفحہ ۳۹ مترجم)

آپ کے جسم مبارک کی خوشبو

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں نہ عنبر، نہ مشک، نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی (مسلم مترجم جلد ۶ صفحہ ۳۹)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے سے تشریف لے جاتے

اور آپ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ کے جسم یا پسینے کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں (دارمی - مشکوٰۃ مترجم جلد ۳ صفحہ ۳۵)

آپ کا پسینہ مبارک

حضرت انس فرماتے ہیں آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا - اور ایک بار نبی علیہ السلام ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو بہت پسینہ آیا - میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی ' آپ کی آنکھ کھل گئی ' آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے - وہ بولی آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے

دوسری روایت میں ہے کہ ام سلیم نبی علیہ السلام کے پوچھنے پر بتاتی ہیں کہ اللہ کے نبی ہم آپ کا پسینہ برکت کے لئے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لئے آپ نے فرمایا تونے ٹھیک کیا - (مسلم مترجم جلد ۶ صفحہ ۴۰)

آخر میں ہم اتنا ہی عرض کریں گے کہ جو نبی سیرت اور صورت کا اتنا پاکیزہ اور خوبصورت ہو جس کے جسم مبارک اور پسینے کی خوشبو سب خوشبوؤں سے بڑھ کر ہو اور اعلیٰ تر ہو پھر اس سے محبت کیسے نہ ہو -

---

(بقیہ مضمون شیعیت کے نزاعات میں کھو گئی ہے)

ہماری لاعلمی اور غفلت سے شیعیت کتنا بگاڑ پیدا کر چکی ہے اور اگر ہم عزم سعی کر لیں تو میرا یقین ہے کہ ہمیں مضبوط ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگے گا کہ :

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ھاشمی

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روح اسلام سمجھنے اور انبیاء و صحابہ کرامؓ سے سچی محبت اور عقیدت رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے ! آمین !